سلسلة الانوار فی حیاة الابرار

آیۃ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج
المیرزا حسن الحائری الاحقاقی دام ظلہ

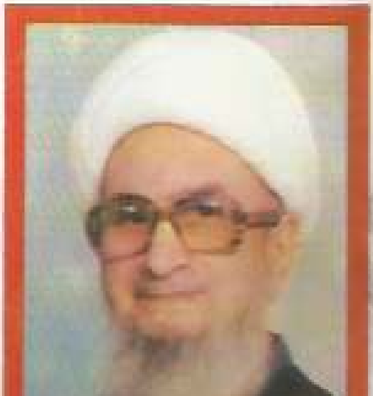

ترجمہ
شمس العلماء علامہ آغا السید محمد ابو الحسن الموسوی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد - پاکستان

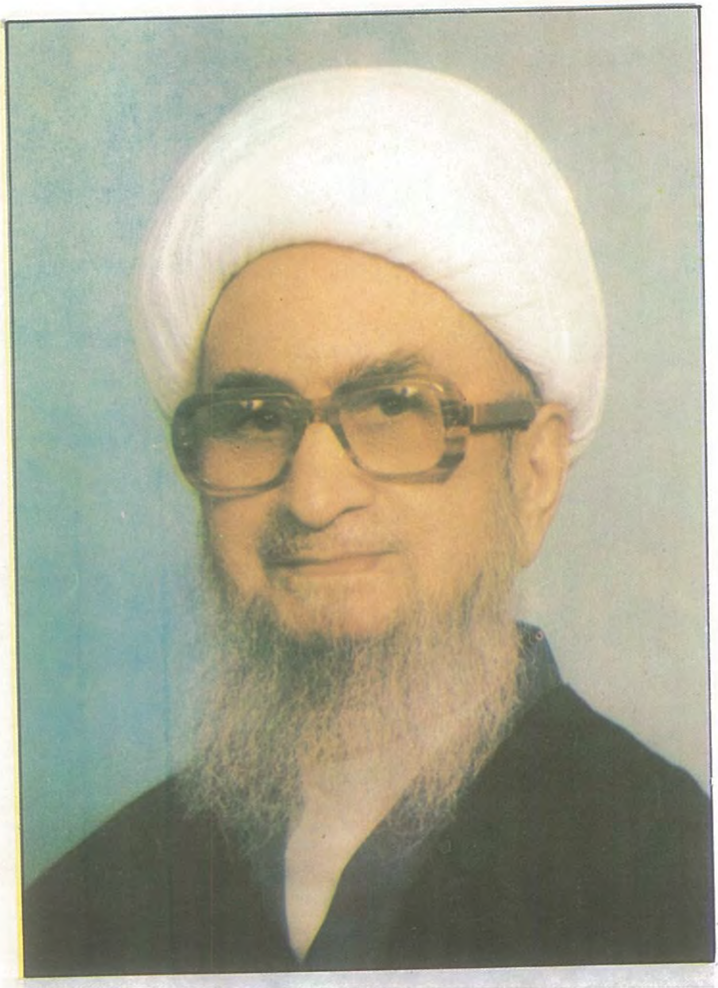

سماحة المرجع المعظم الإمام المصلح الحاج ميرزا حسن الحائري الإحقاقي دام ظله

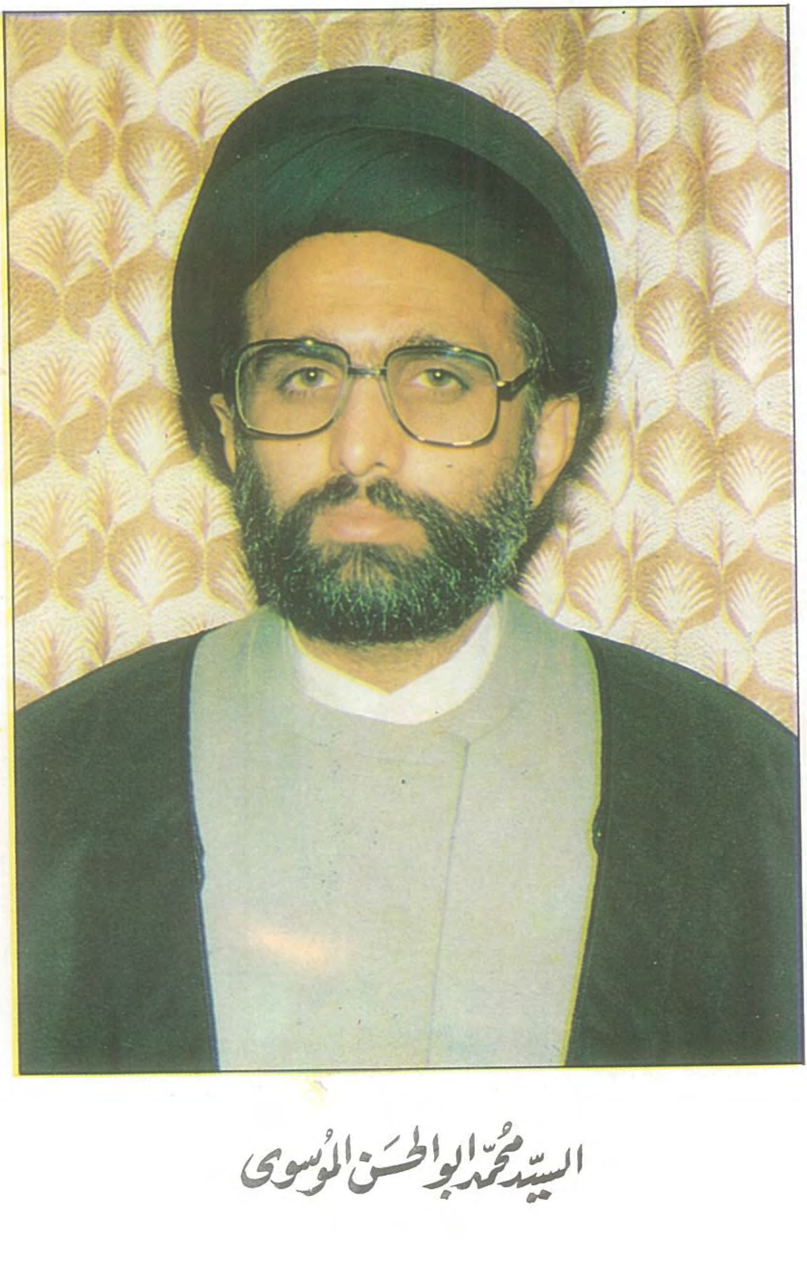

السيّد محمّد ابو الحسن الموسوی

سلسلة الأنوار
في
حياة الأبرار

حياة الحجة الأعظم آية الله حجة الإسلام والمسلمين
الزاهد العابد المجاهد الإمام المصلح
الفقيه المولى الشيخ ميرزا حسن
الأحقاقي
أدام الله ظله العالي

موقع الأوحد
Awhad.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الاهداء

الى صاحب القلب الطاهر
الى منار العلم والمعرفه
الى من أظهر مكنون الاسرار
من الروايات والآثار
الى سيدي ومعتمدي
المولى
الميرزا حسن الحائري
(أدام الله ظله العالي)

من المترجم

[illegible]

شعبان المعظم
١٤١٢ هـ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد اللہ النعماء مفیض الرحمۃ والآلاء الذی بقلو تدلتق الاجواء و ملائبنورہ الھواء و

صلی اللہ علی محمد و الہ النجباء ماصلحت علی الاشجار الورقاء

امابعد!

شیعیان اہل بیتؑ اور ان کے علماء اعلام کا شروع سے یہ شعار رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ علماء کرام و صالحین عظام کا تذکرہ کرتے آئے ہیں تاکہ مومنین ان مقدس ہستیوں کے ذکر و فکر سے غافل نہ ہوں اور غبار نسیاں ازہان شیعیان سے دور رہے اور وہ اپنے بزرگ علمائے دین کی پاکیزہ سیرتوں طرز زندگانی آثار و فرامین اور دینی کاوشوں سے آگاہ رہیں اور ان کی سیرت طیبہ سے شعور و آگہی حاصل کرتے ہوئے علم و عرفان ذوق و وجدان کی منازل طے کریں انہیں گرانقدر ہستیوں میں جو کہ امت محمدیہؐ کے لئے مینار نور و مرکز ہدایت ہیں۔ ان کا ذکر جمیل ہم اس مختصر رسالہ میں کر رہے ہیں گو ان کی سیرت طیبہ کا احاطہ کرنا ہمارے قلم سے ناممکن تاہم آپ کے آثار خالدہ سیرت مبارکہ کے کچھ پہلوؤں سے مومنین کو آگاہ کرنے کے لئے یہ کاوش کر رہے ہیں۔ جس نابغہ روزگار کا تذکرہ اس وقت کرنا چاہتے ہیں وہ ہیں ہمارے مرجع عالی قدر ہمارے عالم عظیم المرتبت علم و عرفان کے بحر زخار (روزہ دار عابد شب بیدار) شب و روز دین مبین و مذہب عظیم کی ترویج و ترقی میں مشغول و منہمک حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ العظمیٰ فی العالمین الفقیہ الزاہد المولیٰ الشیخ میرزا حسن بن میرزا موسیٰ الحائری الاحقاقی الاسکوئی ادام اللہ عرشا نستظل بہ آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

قال اللہ تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العماء

تعارف

حجتہ الاسلام والمسلمین آیت اللہ العظمی الامام المصلح الشیخ میرزا حسن الاحقاقی الحائری دام ظلہ العالی

۱۔ آپ کا نسب شریف

آیت اللہ العظمی الامام المصلح میرزا حسن بن میرزا موسیٰ بن میرزا محمد باقر بن میرزا محمد سلیم الاحقاقی الاسکوئی

۲۔ مولد شریف

آپ دو محرم الحرام ۱۳۱۷ ہجری کربلا معلی میں متولد ہوئے۔

۳۔ آپ کی اولاد

ا۔ آیت اللہ العظمی المولیٰ العلامہ الجلیل میرزا عبدالرسول الاحقاقی ادام اللہ ظلہ۔ آپ مرتبہ اجتہاد پر فائز ہیں آپ کو بہت سارے شیعہ علماء اعلام و فقہائے کرام نے اجازات عطا فرمائے ہیں بعض اعلام کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ آیت اللہ العظمی الحاج میرزا فتح اللہ ثقتہ الاسلام
۲۔ آیت اللہ العظمی الحاج میرزا خلیل کمرہ ئی
۳۔ آیت اللہ العظمی الحاج میرزا جعفر زاہدی
۴۔ آپ کے چچا بزرگوار آیت اللہ العظمی امام الراحل الحاج میرزا علی الحائری الاحقاقی
۵۔ آیت اللہ العظمی الحاج السیّد ابراہیم علوی خوئی

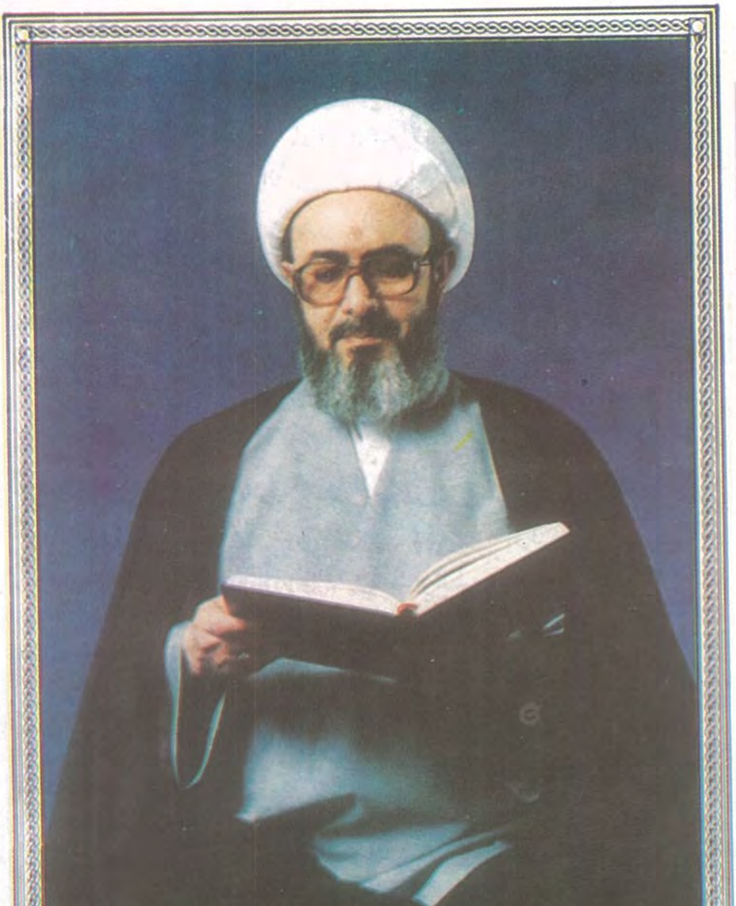

آية الله المعظم الفقيه المولى ميرزا عبد الرسول الإحقاقي دام ظله

۶۔ آیت اللہ العظمیٰ الحاج السید مرتضیٰ المستنبط الغروی
۷۔ آیت اللہ العظمیٰ الحاج میرزا عبداللہ ثقتہ الاسلام
۸۔ آپ کے والد بزرگوار سرکار آیت اللہ العظمیٰ الامام المصلح المولیٰ الفقیہ الحاج الشیخ میرزا حسن الحائری الاحقاقی ادام اللہ ظلہ۔ آپ کی بہت ساری تالیفات ہیں جن کے ذریعہ آپ نے مذہب شیعہ خیرالبریہ کی بھرپور خدمت کی اور آئندہ بھی آپ کی تالیفات مبارکہ ترویج مقدس میں ہمیشہ رہیں گی۔ آپ نے اپنی قیمتی تحریرات و تالیفات میں مومنین کرام و شیعیان حیدر کرار کو بہت کچھ دیا ہے جو کہ عظیم سرمایہ ملی ہے مختلف علوم و فنون معتبرہ پر آپ کی چودہ سے زائد کتب ہیں جناب آیت اللہ العظمیٰ المولیٰ میرزا عبدالرسول احقاقی دام ظلہ العالی آپ اپنے عظیم والد کے دست راست و ممد معاون ہیں۔ اس پر گندہ حال معاشرے کی اصلاح اور امت محمدیہ ملت مظلومہ امامیہ کے تحفظ و بقا کے جہاد میں مصروف ہیں لحہ بھر کے لئے بھی اس مقصد عظیم سے غافل نہیں ہیں آپ اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ مل کر اسلام و دین مبین و نشر فضائل، معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔

خدا رہے قوم کے سروں پر تیرا سایہ قائم
کئے جا خدمت دین لاتخف من لومتہ الائم

(ب) جناب میرزا محمد اور جناب میرزا احمد نہایت متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک ہیں اور تجارت کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔

تعلیم

۱۔ آپ کے والد مقدس آیت اللہ العظمیٰ الامام الراحل میرزا موسیٰ الحائری قدس اللہ سرہ نے آپ کو بچپن میں ہی آپ کی تعلیم کے لئے اپنے مدرسے کے پرہیزگار و جید عالم

شاگردوں میں سے جناب علامہ الشیخ التقی علی فخر الاسلام خسرو شاہی علیہ شابیب الرحمۃ والرضوان کو متعین فرمایا انہوں نے آپ کو قرآن حکیم کی تعلیم دی اور آپ نے چھ برس عمر میں قرآن مجید ختم کیا اور پھر اسی استاد بزرگوار سے آپ نے بعض فارسی و عربی کی کتابیں پڑھیں اس طرح صرف نحو کی تعلیم بھی انہی سے حاصل کی۔

ب۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کے والد ماجد نے آپ کو نجف اشرف بھیجا جہاں آپ نے اپنے شفیق و مقدس برادر بزرگوار مرحوم آیت اللہ العظمیٰ میرزا علی الحائری طیب اللہ تربتہ الزکیہ سے بعض مقدمات اجتہاد کی تحصیل کی

ج۔ آپ پھر کربلا معلی کو لوٹے اور آپ نے درجہ (السطوح) مکمل کیا یہ وہ درجہ ہے جو اجتہاد سے پہلے ہے اور فقہ و اصول اور حکمت اہل بیت علیہم السلام میں سے ہے یہ درجہ آپ نے اپنے مرحوم والد مقدس کے پاس مکمل کیا۔

د۔ پھر آپ ایران خراسان مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام تشریف لے گئے وہاں دوران قیام آپ آیت اللہ العلام السید الفقیہ السبزواری کی بحث فقہ میں شامل ہوئے آیت اللہ علامہ شیخ محمد حسن طوسی آیت اللہ میرزا احمد الکفائی فرزند ارجمند مرحوم آخوند خراسانی صاحب کفایتہ سے اصول میں پانچ سال استفادہ کیا آپ کا خراسان جا کر علماء اعلام و فقہاء کرام کی بحث و تدریس میں حاضر ہونا مزید استفادہ کے لئے تھا جبکہ آپ مرتبہ اجتہاد پر اس سے پہلے فائز ہو چکے تھے جبکہ آپ کی عمر شریف اکیس برس کی تھی

اجازت و سندات

آپ کو دیگر مجتہدین کرام کی طرح علمائے اعلام نے اجتہاد کے اجازے عطا فرمائے جن میں سے بعض کا ذکر ہم کر رہے ہیں۔

(ا) آیت اللہ الغروی النجفی المشہور شیخ الشریعہ اعلی اللہ مقامہ قدس سرہ بہت بڑے مرجع تقلید تھے آپ کے عطا کردہ اجازہ بمعہ عکس اصلی و ترجمہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

الحمد اله الذى خلق الانسان علمه البيان وسلك بهم سبل الهداية بأعلام الأدله والبرهان وأرسل لهم رسلا مبشرين ومنذرين ليخرجهم من ظلمات الكفر الى أنوار الايمان والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وسيد ولد عدنان محمد الذى بعثه علما لعبده وناسخا لجميع الشرائع والأديان وحجة بالغة قائمه على الانس والجان وكافة العوالم والأكوان وعلى آله وأوصيائه الطاهرين المعصومين من كل خطأ ونسيان عليهم أفضل صلوات الملك المنان ولعنة الله على أعدائهم ومخالفيهم مصادر الفسوق والعصيان والشرور والطغيان وبعد فلما كان جناب العالم الفاضل والكامل الباذل فخر العلماء العظام وذخر الفضلاء الأعلام مروج الاحكام ثقة الاسلام المولى الألمعي المؤتمن الآغا ميرزا حسن سلمه الله تعالى ابن حجة الاسلام والمسلمين عماد المله والدين شيخ الفقهاء والمجتهدين العلامه الحاج ميرزا موسى الآغا الأسكوئي الحائرى متع الله المسلمين بطول بقائه ونفع الله المؤمنين بأنوار فيوضاته في حداثة سنه وعنفوان شبابه جامعا للكمالات فاحصا عن المشكلات قد كمل الفقه والأصول ونال درجة رفيعه من المعقول والمنقول وأتقن المتون والسطوح بالمذاكره والدرس والتدريس والمباحثه وشفعها بتحصيل العلوم الرياضيه والخوض في لجج الحكمه الالهيه حصلت له بحمد الله ملكة يقتدر بها على استنباط الأحكام الشرعيه عن أدلتها التفصيليه استجاز من الأحقر الفاني للدخول في زمرة حملة الأخبار وسلسلة رواة الآثار وحفظا لتلك الروايات بالاتصال عن الارسال وصونا لها عن الاندراس والاهمال فأجزته وفقه الله لمرضاته وبلغه الى اعلى طاعاته أن يروى عني وعن مشائخي الاتى ذكر بعضهم في خاتمة الاجازه كلما صح لي روايته وجاز لي اجازته من

روایة الأخبار الساطعه الأنوار من الكتب المعروفه المشهوره المتداوله بين العلماء الأخيار خصوصا الكتب القديمه الأربعه التي عليها المدار في الأزمنه والأعصار وهي الكافي والفقيه والتهذيب والاستبصار والأربعه الأخرى الحديثه الجامعه لشتات الآثار وهي العوالم والوافي والوسائل والبحار وسائر كتب الحديث والتاليفات والتصنيفات وجميع ماخرج من قلمي من مؤلفاتي وتصنيفاتي وتحريراتي وسائر تصانيف مشائخي وأساتيدي الأساطين أعلى الله مقامهم ورفع في الخلد أعلامهم وأوصيه سلمه الله بالتمسك بحبل الاحتياط وملازمة أقوم الصراط وممارسة كتب الأخبار وأحاديث العتره الطيبين الاطهار وأن لاينساني من صالح الدعوات في أوقات الخلوات وأدبار الصلوات والله خليفتي عليه وهو الحفيظ ونعم الوكيل ولنختم الاجازه بذكر طريق واحد من طرقي ومشايخ اجازتي لأنهاكثيره عديده لا يسع الوقت ذكرها كلا وطرا ونكتفي بذكر أعلاها سندا وأشرفها سلسلة تبركا وتيمنا فاقول اجزته سلمه الله ان يروي عني عن السيد العلامه السيد مهدي القزويني عن عمه الجليل المعظم صاحب الكرامات السيد باقر القزويني عن خاله العلامه الطباطبائي بحر العلوم عن الوحيد المجدد البهبهاني عن والده الأجل المولى الأكمل الأصبهاني عن شيخنا المجلسي بطرقه المذكورة في أول الأربعين وأول البحار وعن شيخنا المجلسي عن المحدث الحر العاملي بجميع طرقه المذكوره في آخر الوسائل ويكون الوصل مامنك الطرق من الخاصه والعامه ممكنا بهذا الطريق .

حرره الجاني فتح الله القروي الأصبهاني المشهور شيخ الشريعه عفى عنه من خامس من الربيع الأول ١٣٣٨هـ .

ترجمہ اجازہ نامہ

تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے انسان کو خلق فرمایا اور اس کو بیان کی تعلیم دی اور اس کو دلائل و براہین سے جھنڈوں کے ساتھ ہدایت کے راستوں پر گامزن کیا اور اس کے لئے بشارت دینے والے اور اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے

انبیاء مرسلین بھیجے تاکہ وہ انسان کو ظلمات کفر سے نکال کر نور ایمان کی طرف لائیں اور درود وسلام ہو اشرف انبیاء و مرسلین پر اور سید اولاد عدنان حضرت محمد مصطفیٰؐ پر جنہوں نے اللہ کے بندوں کے لیے علم ہدایت بنایا اور تمام سابقہ شرائع وادیان کو منسوخ کرنے والا بنایا اور درود و سلام ہو ان کی آل واوصیاء طاہرین مطہرین پر جو ہر قسم کی خطا اور نسیان سے پاکیزہ اور معصوم ہیں ان پر مہربان بادشاہ کی طرف سے افضل درود و سلام ہو اور ان کے دشمنوں اور مخالفوں پر لعنت ہو جو کہ فسق وفجور بدکاری اور شرو سرکشی کا سرچشمہ ہیں۔

امابعد! جناب عالم فاضل کامل باذل فخر العلماء العلام اور ذخرا لفضلاء الاعلام مروج الاحکام ثقتہ الاسلام آقائے صاحب فہم و فراست و اعتماد آغا میرزا حسن سلمہ اللہ فرزند حجتہ الاسلام و المسلمین عماد الملتہ والدین شیخ الفقہاء والمجتہدین العلامہ الحاج میرزا موسیٰ آغا اسکوئی حائری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ ونفع اللہ المومنین بانوار فیوضاتہ

آپ چونکہ اپنی کم سنی میں اور آغاز جوانی میں جامع کمالات تھے اور مشکلات کے محقق تھے آپ نے فقہ و اصول کا دورہ مکمل کر لیا اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں بلند پائیہ مقام حاصل کر لیا اور مذاکرہ و مباحثہ درس و تدریس اور علوم دینیہ کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے اور حکمت الٰہیہ کی گہرائیوں میں غوطہ زنی کر کے متون وسطوح کا دورہ پختہ کر لیا تو اب ان کو بحمد خدا ملکہ اجتہاد حاصل ہو گیا ہے جس کے ذریعے یہ دلائل تفصیلیہ سے احکام شرعیہ کا استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں انہوں نے اس احقرفانی سے اجازہ طلب کیا تاکہ یہ راویان حدیث و سلسلہ محدثین میں شامل ہو جائیں تاکہ وہ روایات اتصال سلسلہ کی وجہ سے مرسل رہنے سے محفوظ رہ سکیں اور مٹنے اور مضمحل ہونے سے پس میں نے ان کو اجازہ دیا اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مرضات کی توفیق دے اور ان کو اپنی اعلیٰ اطاعات پر فائز کرے

یہ مجھ سے میرے ان مشائخ کے حوالہ سے احادیث نقل کر سکتے ہیں جو روایات میرے نزدیک صحیح ہیں اور انکی روایت میرے لیے روا ہے اور وہ روشن احادیث ہماری کتب معتبرہ معروفہ متداولہ میں ہمارے علماءاخیار کے درمیان موجود ہیں خصوصاً کتب اربعہ کافی الفقیہ تہذیب و استبصار جن پر ہر زمانہ میں وارومدار رہا ہے اسی طرح اور جوامع احادیث و تالیفات و تصانیف اور جو خود میری ذاتی تالیف ہیں اور میری تقریرات ہیں اور میرے اساتذہ کی تالیفات ہیں خدا ان کے مقامات بلند کرے اور میں ان کو وصیت کرتا ہوں کہ احتیاط سے تمسک رہیں اور صراط مستقیم کو لازم پکڑے رہیں اور کتب احادیث عترت اطہار کا مطالعہ اور بحث و تمحیص جاری رکھیں اور مجھے نیک دعاوں میں فراموش نہ کریں اس کے بعد آپ نے اپنا ایک سلسلہ روایت نقل کیا ہے

حررہ- شیخ فتح اللہ الغروی
۵ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

(ب) شیخ جلیل القدر آیت اللہ علامہ شیخ محمد حسن طوسی اعلی اللہ مقامہ نے اجازہ دیا

(ج) آپ کو اپنے والد مقدس شیخ المشائخ آیت العظمی میرزا موسیٰ حائری قدس اللہ سرہ نے بھی اجازہ دیا جس میں آپ نے سرکار موصوف کے علم و فضل اور اجتہاد کی شہادت دی

(د) آپ کو آپ کے برادر بزرگ وار آیت اللہ علامہ میرزا علی حائری قدس اللہ سرہ نے بھی اجازہ دیا جس کا مضمون یہ ہے

الحمد لله الذی اکرمنا بالقلم وعلمنا مالم نعلم وفضلنا بنبینا الأکرم علی سائر الأمم صلی الله علیه وسلم وعلی آهل بیته الطیبین الطاهرین سادات العرب والعجم وآولیاء النعم صلواة یعجز عن وصفها الواصفون وعدها العادون ۔

أما بعد لما كان من ابلغ حكم الله واسبغ نعمائه أن جعل علماء حكماء لحفظ دينه وأحكامه صائنين لشرائعه وحدوده عن الأندراس والتلف فجعل يتلقى الخلف منهم عن السلف ماتحملوا من علوم واخبار واسرار واثار فنالوا بذلك أتم المواهب وبلغوا اسنى المراتب وكان ممن أخذ بالحظ الوافر وأعلى النصيب من القداح المعلى والرقيب شقيقي وسنادي وثقتي وعمادي الفاضل الكامل العلامه والعارف الباذل الفهامه عضدى المؤتمن الحاج الميرزا حسن الحائري الأحقاقي بلغه الله مناه في عقباه ودنياه وجعله مرجعا للأنام وكافلا للأيتام فانه قد تلمذ عند والدنا المعظم روحا وجسدا المولى الحاج الميرزا موسى الحائري قدس الله تربته الزكيه وحضر عندى وعند بعض الاساتذه الكرام فمنحه الله تعالى وله الحمد ملكه يقتدر بها على استنباط الأحكام الشرعيه عن ادلتها التفصيليه كما أشار بذلك والدنا المقدس المذكور أعلى الله مقامه ورفع في جنان الخلد اعلامه في اجازته له سلمه الله تعالى فبلغ مبالغ الرجال وصار اهلا لأن تحط لديه الرحال ويميز عنده صريح الحق من سخيف المقال ويطلب منه حل المشكلات من الآيات والروايات وقد أجزته ان يروى عني جميع مقروآتي ومسموعاتي ورسائلي وتأليفاتي مما ظهر من قلمي أو يظهر وأن يروى عن سائر الكتب والأخبار الساطعه الأنوار والأدعيه والمواعظ والأذكار سيما نهج البلاغه والصحيفه العلويه والصحيفه السجاديه العليه المنار والكتب الأربعه المشهوره التي عليها المدار في جميع الأعصار والأمصار الكافي ومن لايحضره الفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع الثلاثة المعروفه الوافي والوسائل وبحار الأنوار وسائر ماصنف والف في الاسلام من العلماء الأعلام ولضعف بصري وضعف مزاجي معذور من ذكر تفصيل مشيخة اجازاتي وبعضها مذكور في اجازة والدى المقدس المفصله اياي فالتفصيل موكول اليها وقد تقدم له مني اجازة ووكالة مطلقه عامه وفيهاذكر بعض مشايخي وفيه الكفايه عن التفصيل .

تحريرا في سنة الخمس والستين بعد الألف والثلاثمائه من الهجره النبويه على هاجرها آلاف الصلوات والتحيه وأنا الأحقر

الفاني علي بن موسى بن محمد باقر بن محمدسليم الحائري.
وأوصيه سلمه وجعلني وقاه بالورع والتقوى والاحتياط في التحديث والفتوى فانه المنجي من الوقوع في المهالك عند ضيق المسالك قال عليه السلام اخوك دينك فاحتط لدينك والتجنب عن مجالسة أهل الدنيا والأغنياء فانها تقسي القلوب وتنسي دار البقاء وعليه بالرأفة والتحنن على الأيتام ومرافقة الفقراء حتى ينال الرضا والثواب يوم الجزاء ولاينساني من دعاء الخير في الحيوة والممات وأسأل الله لي وله حسن العاقبه والتوفيق خير صاحب ورفيق وانا الأحقر الفاني أخوه وشقيقه علي بن موسى الحائري عفى عنهما وجعل مالهما خيرا مما مضى من أيامهما .

ولنختم أخيراً ذكر هذه الاجازات بهذه الآيه الشريفه وهي قوله تعالى في كتابه المجيد] ولاتقف ماليس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا [.

ترجمہ! حمد و ثناء پہلے اللہ کے لئے جس نے ہمیں قلم کے ذریعے شرف بخشا اور ہمیں وہ کچھ تعلیم کیا جس کا ہمیں علم نہ تھا اور ہمیں امتیوں پر فضیلت دی درود و سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے اہلبیت طاہرین پر جو کہ عرب و عجم کے سردار اور اولیائے نعمت ہیں وہ ایسی ہستیاں ہیں کہ وصف و ثناء کرنے والے ان کے وصف کے بیان کرنے سے عاجز ہیں اور ان کے فضائل کے شمار کرنے والے شمار کرنے سے عاجز ہیں

اما بعد!

یہ حق تعالیٰ کی عظیم حکمتیں اور کامل ترین نعمات ہیں کہ اس نے علماء و حکماء کو اپنے دین اور احکام کی حفاظت اور اپنی شریعت کو تلف ہونے سے بچانے پر معمور کیا تاکہ بعد میں آنے والے اپنے متقدمین سے علوم اخبار و احادیث اسرار و آثار حاصل کریں ان سے روایات کریں اور انہیں احاطہ تحریر میں لائیں تاکہ اس طرح وہ پوری عنایات ربانیہ و مواہیب صمدانیہ سے استفادہ کر کے بلند ترین مراتب پر فائز ہوں انہی گران قدر ہستیوں میں سے ایک یعنی جنہوں نے علم معلی کے پیالوں سے حظ وافر اور

اعلیٰ نصیب حاصل کیا وہ میرے بھائی میری سند میرا بھروسہ اور معتمد خاص الفاضل الکامل العلامہ و العارف الباذل الفھامہ عضدی الموتمن الحاج المیرزا حسن الحائری الاحقاقی بلغہ اللہ منارقی عقباہ و دنیاہ خدا انہیں مرجع انعام اور کفیل عوام بنائے بے شک انہوں نے ہمارے والد معزم ہم ان پر فدا ہوں آیت اللہ العظمیٰ المولا الحاج میرزا موسیٰ حائری قدس اللہ تربتہ الزکیہ کے سامنے زانوے تلمذ طے کیا اور دیگر علماء اعلام و اساتذہ کرام اور میرے پاس بھی حاضر ہوئے الحمد اللہ حق تعالیٰ نے انہیں ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جس سے وہ احکام شریعہ کے استنباط اور استخراج پر کامل قدرت رکھتے ہیں اور مفصل دلائل براہین قاطعہ سے اخذ احکام پر قادر ہیں جیسا کہ اس طرف ہمارے والد مقدس نے بھی ان کے اجازے میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے

اعلیٰ اللہ مقامہ و رفع فی جنان الخلا اعلامہ انہوں نے بھی اپنے اجازے میں جو بیان کیا وہ یہ ہے کہ آپ کے پاس حق و باطل کے واضح کرنے کے اور سچے اور جھوٹے امور کے پرکھنے کے واضح دلائل ہیں عوام ان سے احکام شریعتہ اور مشکلات دینیہ کے حل کے لئے رجوع کریں میں بھی انہیں اسی چیز کی اجازت دیتا ہوں کہ وہ مجھ سے میری پڑھی اور سنی جانے والی چیزیں رسائل و تالیفات جو میرے قلم سے اب تک ظاہر ہوئی ہیں یا ہوں گی کو آگے روایت کریں نیز وہ مند [illegible] ذیل روایات بیان کرنے کے پورے مجاز ہیں یعنی تمام کتب و اخبار جو کہ ساطع انوار ہیں اور ادعیہ و مواعظ و اذکار خصوصاً نہج البلاغہ صحیفہ علویہ و صحیفہ سجادیہ جو کہ روشن مینار ہیں اور کتب اربعہ جن پر اعصار و امصار میں دار و مدار ہے یعنی کافی من لا یحضرہ الفقیہ و تہذیب و استبصار اور جوامع ثلاثہ معروفہ یعنی وافی وسائل اور بحار الانوار اور وہ سب کچھ جو جو جلیل القدر علماء اسلام نے تصنیف و تالیف کیا ہے چونکہ میں اس وقت اپنی نظر کی کمزوری کی بناء پر اس جگہ اپنے مشائخ اجازہ کے تفصیلی ذکر کرنے سے معذور ہوں۔ جن میں میرے والد معظم کا اجازہ بھی ہے مفصل طور پر اسی کی طرف میں بھروسہ کرتا ہوں میری طرف سے انہیں مطلق و عام اجازت و اختیار ہے جس میں میرے بعض مشائخ کا ذکر ہے

یہ سن ۱۳۶۵ ہجری میں احقرو فانی علی بن موسیٰ بن محمد باقر بن محمد سلیم الحائری نے تحریر کی
میں اپنے بھائی کو زہد تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور حدیث بیان کرنے اور فتویٰ صادر
کرنے میں پوری احتیاط سے کام لینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پس بے شک وہ مسالک کی
فرقہ واریت اور تعصب کی تباہیوں سے نجات دلانے والے ہیں اور میں انہیں دنیا
پرستوں کے مجالست سے اجتناب کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ یہ باعث قساوت قلب اور
دارلابقاء کو بھلانے کا سبب ہوتی ہے۔ پس ان پر یتیموں پر شفقت و مہربانی اور نرمی و رحملی
واجب ہے اور فقراء و مساکین و سادات کی مدد اور ساتھ دینا بھی واجب ہے تاکہ وہ روز
جزاء ثواب اور رضامندی حق تعالیٰ کے مستحق بنیں۔ اور انہیں یہ کہوں گا کہ وہ میری
زندگی میں اور میرے بعد میرے لئے خیرو مغفرت کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں اور میں اللہ
سے اپنے اور ان کے لئے عاقبت کے اچھے ہونے اور توفیق خیر کے نصیب ہونے کی دعا
کرتا ہوں۔ واسأل اللہ لی ولہ حسن العاقبتہ والتوفیق خیر صاحب و رفیق و انا الا
حقر الفانی اخوۃ و شقیۃ علی بن موسی الحائری می عنهما وجعل مالهما خیرا
مما مضی من ایامهما اور آخر میں اس اجازے پر میں مہر ثبت کرتا ہوں اور اس آیت
شریفہ کا ذکر کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسولا

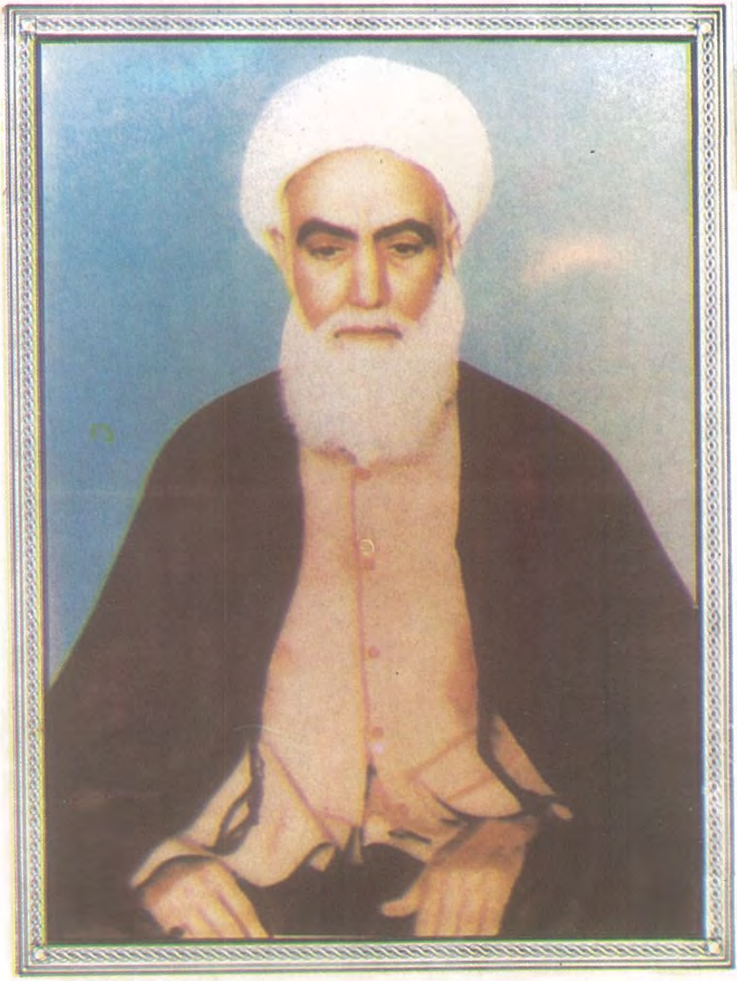

آيـة الله المعظم المولى ميرزا علي الحائري قدس سره

آپ کی تالیفات درج ذیل ہیں

اس عالم جلیل اور بحر علم و فضل کی توجہ چونکہ زیادہ امت مظلومہ کی اصلاح پر رہی ہے جو کہ شرق و غرب میں پھیلی ہوئی ہے آپ نے اپنے قلم و زبان سے چونکہ ایک عظیم کام کیا ہے اور کر رہے ہیں لہٰذا اس کی طرف زیادہ توجہ کے باعث آپ زیادہ تحریر نہ کر سکے لیکن پھر بھی آپ نے شیعہ افکار کی ترویج میں بعض کتابیں تالیف و تصنیف فرمائی ہیں جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ احکام الشیعہ

یہ آپ کا رسالہ عملیہ ہے جو کہ عبادات و معاملات کے متعلق ہے اور آپ کے مقلدین اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

۲۔ رسالتہ الانسانیہ۔

یہ اصل میں فارسی میں تھا (نامہ آدمیت) یہ ایک نفیس اور پر معنی انداز میں لکھا گیا ہے جس نے بھی اسے پڑھا گویا اس نے اپنے آپ کو پا لیا یعنی کہ اس کے مطالعہ سے اوصاف آدمیت و حقائق انسانیت واضح ہوتے ہیں اور قاری اس عالم سے عالم نور و وسعت کی طرف جا نکلتا ہے اور ایمان و ایقان کے اعلیٰ و ارفع درجات حاصل کرتا ہے یہ رسالہ دو حصوں میں ہے۔ علامہ شیخ حسن شمس الدین گیلانی نے اس پر کافی کام بھی کیا ہے۔ دار التبلیغ الجعفریہ اسلام آباد سے ترجمہ ہو چکا ہے

۳۔ الدین بین السائل والمجیب

اس میں بہت سارے دینی مسائل کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے کافی و شافی جوابات ہیں یہ رسالہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۴۔ مناسک حج

اس میں احکام حج اور مکہ و مدینہ کی زیارات سے متعلق مسائل بیان ہوئے ہیں۔

۵۔ مناظرہ و دقائق

اس میں آپ نے شیخ مظلوم مقدس مرحوم شیخ احمد بن زین الدین احسائی قدس اللہ سرہ کا دفاع کیا ہے

۶۔ کتاب تفسیر المشکلات من الآیات

قرآن کریم کی بعض مشکل آیات کی نہایت آسان اور واضح تفسیر بیان کی گئی ہے

۷۔ کتاب الایمان

اس کتاب میں کسروی کے دعووں کا جواب دیا گیا ہے اور اس کے دعووں کا رد کیا گیا ہے اس میں توحید "عدل" نبوت "امامت اور معاد پر مفصل اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے

۸۔ اصول الشیعہ

یہ ایک بے نظیر کتاب ہے جو دین کے بنیادی پانچ اصولوں کی شرح پر مبنی ہے یہ الگ بھی شائع ہوئی اور آپ کے رسالے احکام الشیعہ کے ساتھ بھی طبع ہوئی۔ (اس اہم کتاب کا ترجمہ دارالتبلیغ الجعفریہ سے شائع ہو چکا ہے)

۹۔ کتاب حاکم عدل

یہ کتاب شاید مفصل کا رد ہے

۱۰۔ منہج الرشد

یہ رسالہ الزالۃ الغی کا جواب ہے

۱۔ سرمایہ سعادت

یہ فارسی میں ہے اور کربلا سے ایران تک کا سفر نامہ ہے۔

۲۔ مختلف رسائل

فارسی کے بعض دوسرے رسالے ہیں جن میں بے شمار مسائل شرعیہ اور مختلف علوم و معارف بیان ہوئے ہیں۔ بعض رسائل فارسی میں اور بعض عربی میں ہیں۔

۳۔ رسالۃ فی القبلۃ

یہ آپ نے اپنی ابتدائی عمر میں تالیف فرمایا یہ ایک مفصل رسالہ ہے جس میں آپ نے ایک بڑا دائرہ بنایا اور درمیان کعبہ مکرمہ کو بنایا اور دنیا کے اکثر علاقوں شہروں اور وادیوں اور ان کے اطراف و اکناف سمندروں نہروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر چہار اطراف کے لحاظ سے قبلہ کا تعین بالکل درست طریقے سے کیا ہے کہ آپ دنیا کے جس گوشے میں بھی ہوں اس نقشے کے ذریعے بغیر کسی شک و شبہ کے یقینی طور پر ٹھیک طرح سے قبلہ کا تعین کر سکتے ہیں اور حضرت آیت اللہ میرزا علی حائری قدس اللہ سرہ نے اسی رسالے کی طرف اپنے رسالہ عملیہ منہاج الشیعہ میں ارشاد فرمایا ہے اور اس کے حسن نظام اور سہولت ماخذ کی مدح کی ہے۔ جب آپ نے کم عمری میں یہ رسالہ لکھا تو آپ کے والد مقدس کی حیرانگی اور خوشی کا باعث بنا کہ اس کم عمری میں آپ نے ایسا گراں قدر رسالہ تالیف کیا ہے۔ آپ کے والد آپ سے انتہائی محبت رکھتے تھے ان کی نظریں دیکھ رہی تھیں کہ آپ ایک نابغہ روزگار اور مرجع عالی قدر بن کر رہبر بنیں گے۔ آپ نے تعین قبلہ کا مسئلہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنے رسالہ عملیہ احکام الشیعہ میں تحریر فرمایا۔ دیگر علماء کرام و فقہائے عظام کے رسائل میں یہ چیز ناپید ہے۔

آثار خالدہ

آپ ہمیشہ اس مظلوم گروہ یعنی شیعیان اہل بیتؑ کی اصلاح و تربیت میں منہمک رہے، جس کے لئے آپ کے والد بزرگوار حضرت آیت اللہ علامہ میرزا موسیٰ حائری اعلیٰ اللہ مقامہ نے آپ کو اوائل میں ہی آذر بائیجان کے شہر تبریز اور اس کے اطراف و اکناف میں تبلیغ کے لئے بھیجا۔ آپ کا وہاں جانا ان لوگوں کے شدید اصرار کی وجہ سے تھا آپ وہاں انہیں درس و تدریس اصلاح و ارشاد تبلیغ دین میں تعلیم شرح متین امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب کی نشرواشاعت فرمائیں۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کے معاشرے کو نیم لبسمل اور قریب المرگ پایا اور طبعاً" اس نہایت مایوس کن حالات سے اس مہربان روحانی باپ کا دل اپنی اولاد روحانی کی حالت پر رنجیدہ ہوا۔ یقیناً ان لوگوں کی حالت سے اس مہربان روحانی باپ کا دل اپنی اولاد کی روحانی حالت پر رنجیدہ ہوا۔ یقیناً ان لوگوں کی حالت پر حضرت حجتہ علیہ السلام بھی رنجیدہ تھے اور چونکہ سارے علمائے دین کا یہ حق ہے اور ان پر واجب ہے کہ جو اہل بیتؑ اطہار سے ولی عقیدت رکھتے ہیں تو انہیں اس جانکاہ رستے میں آپ کی مشکلات اور غموں کو کم کرنے میں آپ کی بہت زیادہ تائید و حمایت و نصرت کی باوجودیکہ آپ اس نہایت خستہ و زبوں و پراگندہ حال بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح و تربیت سے بالکل مایوس ہو چکے تھے لیکن آپ کا خلوص نیت اور عمل اور سعی عظیم آخر کار بار آور ہوئی اور چند ہی سالوں میں آپ نے اس معاشرے میں اصلاح و ارشاد کا انقلاب برپا کر دیا اور ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی اس کے بعد آپ نے خراسان کا سفر کیا اور امام ہشتم علیؑ بن موسیٰ رضا کے مشہد مقدس میں قیام فرمایا آذر بائیجان پر روس کے تسلط سے پہلے آپ نے اپنے پنجسالہ قیام کے بعد اپنی جماعت مقلدین کی تہذیب و تادیب اور تربیت و ترقی میں مشغول تھے اس دوران آپ کے پاس تبریز سے ایک وفد آیا اور وہاں کے لوگوں کی دعوت پر آپ تبریز تشریف لے گئے اس کو آپ نے اپنے فرائض خاصا سے جانا اور

وہاں مراجعت فرمانے کے بعد اصلاح و ارشاد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور وہاں آپ کے کارہائے نمایاں مندرجہ ذیل ہیں۔

تاسیس مدرسہ د بینیہ

تبریز میں آپ نے مدرستہ القائم (مدرسہ صاحب الامر) کی تعمیر نو و تجدید فرمائی۔ ایک عرصہ سے وہ ویران پڑا ہوا تھا اور اس کے کمرے اور میدان خستہ ہو رہے تھے۔ اس کی تعمیر نو کے بعد وہاں صالح نوجوان طلباء ٹھہرائے اور ان کی تربیت و تدریس میں تن تنہا منہمک ہوگئے تھوڑے ہی عرصے میں نتیجہ ظاہر ہوگیا کہ بہت سارے علماء فضلاء اور خطباء مبرزین و مجاہدین تیار ہو گئے ان میں سب سے آگے آپ کے فرزند اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپ کے ناصر و مددگار فاضل مجاہد حضرت آیت اللہ الحاج شیخ میرزا عبدالرسول احقاقی دام اللہ ظلہ العالی ہیں پس انہوں نے اصلاح معاشرہ کے جملہ امور کی انجام دہی کا بیڑا اپنے سر پر اٹھا لیا اور اس مہمت عظیم کی جانکاہ اور مخلصانہ کاوشوں سے تعمیر و ترقی اصلاح و فلاح کے منصوبوں کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور یہ مدرسہ نیک نامی اعلیٰ و ارفع مقاصد تربیت و اصلاح کے عمدہ کاموں کی وجہ سے اور سب سے زیادہ مبلغین پیدا کرنے والا مدرسہ مشہور ہوا اور اس خطے میں فرقہ ناجیہ امامیہ کا جامع ترین تبلیغی مرکز بن کے ابھرا۔

تعمیر مساجد

وہاں آپ نے مساجد تعمیر بھی کیں اور آباد بھی ان سب میں سب سے بڑی مسجد "مسجد ممقانی" ہے جو صاحب صحیفتہ الابرار حجتہ الاسلام ممقانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب ہے۔ یہ عظیم مسجد پندرہ سال سے مقفل تھی پس آپ نے اسے کھلوایا اور اس کی تعمیر نو شروع کی تو وہ مسجد صورت و معنی میں جدید ہو گئی۔ یہ مسجد بہت خوبصورت اور جامع ترین تھی جب آپ نے اس کی تجدید فرمائی تو یہ مومنین کرام سے اوقات نماز و

خطاب میں بھر جاتی تھی اس مسجد کے چالیس ستون حجر ازرق کے ہیں آپ نے اقامت تبریز کے دوران اس مسجد کی امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے آپ کی عدم موجودگی میں آپ کے فرزند ارجمند آیت اللہ عبدالرسول احقاقی دام ظلہ قائم مقام خطیب و امام ہوتے ہیں پس آپ کی مساعی جمیلہ سے تعمیر نو کے بعد عظیم مسجد اہلبیت اطہار علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل نورانیہ کے نشرواشاعت کے لئے مخصوص ہو گئی۔ والحمد

للہ رب العالمین و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم O

الانتصار

تبریز کے شہر اسکو" میں آپ کے کارہائے نمایاں میں ایک عظیم کارنامہ ضال و مضل تخریب کار فرقہ بہائیہ کی بیخ کنی ہے۔ اس کے متعلق بعض جاہل و فتنہ پرداز یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ شیخیت کی اصل اسی فرقہ سے ہے لیکن در حقیقت یہ دعویٰ حق بر حق نہیں اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ ان کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور جو بد فطرت و ہٹ دھرم جہال و ضلال بضد ہیں کہ بہائیت کا اصل شیخیت ہے تو ان کے پاس سوائے من گھڑت تاویلات' خود ساختہ روایات و خرافات اور جھوٹی من گھڑت باتوں کے سوا کچھ نہیں اور یہ لوگ صریحاً" شیخیہ پر کذب و افتراء باندھا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخیہ تو اہل ورع و تقویٰ کا نام ہے جو کہ شیخ التقی الورع الاوحد (حضرت شیخ احمد احسائی) قدس اللہ سرہ کے نام نامی اسم گرامی سے موسوم ہے۔

ارباب غرض و اصحاب شرو فساد نے مومنین کے ایک گروہ کو شیخیہ کے نام سے موسوم کیا ہے نہ کہ وہ ہیں الا لعنتہ اللہ علی المفسدین۔ الا لعنتہ اللہ علی الظالمین آپ نے فرقہ بہائیہ کی بیخ کنی کے لئے ایمان کامل' یقین محکم' اخلاص و جہد پیہم سے کام لے کر ان کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے مراکز تبلیغ بند کرا دیئے یہ کام نہایت مشکل اور دشوار تر تھا مگر آپ نے شیعہ مرجع ہونے کی حیثیت سے اہم ذمہ داری کا احساس

فرمایا اور یہ کام جو کہ بہت ہی مشکل اور دشوار تر تھا آپ نے تن تنہا شرقاً و غرباً سرانجام دیا۔

تنویر المجتمع

آپ نے انسانی معاشرے کو علم و عرفان سے منور کرنے کے لئے شرق و غرب کے تقاضوں اور حالات کی مناسبت سے جو عظیم کام سرانجام دیئے ہیں ان کی تفصیل

آگے صفحات میں آ رہی ہے برادر بزرگ حضرت آیت اللہ العلامہ المقدس میرزا علی الحائری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کو مومنین کویت کی جانب سے دی گئی دعوت کہ آپ اپنے مرحوم برادر بزرگ امام الراحل حائری کے بعد مرجعیت کی مسند کو رونق بخشیں لیکن آپ نے تبریز میں ہی اصلاح و ارشاد اور درس و تدریس کے کام پر اصرار فرمایا لیکن مومنین کویت کے مسلسل اصرار اور شکایات اور ان کی ضروریات و احتیاجات کے بارے میں چونکہ آپ ان کے مسئول تھے پس آپ مومنین کویت کی انتھک کوششوں کے بعد راضی ہو گئے اور کویت تشریف لے گئے۔ آپ اہل شیعہ کے عظیم مراجع میں سے ہیں آپ کے مریدین و مقلدین کثرت سے مندرجہ ذیل ممالک میں موجود ہیں۔

۱۔ قطیف احساء (سعودی عرب)' ۲۔ کویت' ۳۔ بحرین' ۴۔ عراق' ۵۔ ایران' ۶۔ پاکستان' ۷۔ کشمیر' ۸۔ بھارت' ۹۔ سوریہ' ۱۰۔ افریقہ' ۱۱۔ تھائی لینڈ' ۱۲۔ آسٹریلیا' ۱۳۔ امریکہ' ۱۴۔ کینیڈا۔

آپ اپنے بھائی کی وفات کے بعد سے اب تک کویت میں مقیم ہیں اور آپ نے اصلاح معاشرہ کے لئے جو کام شروع کیا تھا اسے جاری رکھا ہے ایک مدت تک آپ کویت میں خود درس کہتے رہے بعد میں جب آپ کا حلقہ مرجعیت شرق و غرب میں پھیلا

اور مسئولیت بڑھی اور آپ نے شرق و غرب پر محیط اصلاحی امور "امام بارگاہوں" مساجد و مدارس اور دیگر موسسات کی سرپرستی اور ان کے امور کی انجام دہی میں آپ مشغول ہوئے تو آپ نے درس و تدریس کا کام اپنے فاضل شاگردوں کے ذمہ لگایا تاکہ آپ مومنین کے معاملات کے لئے فارغ ہو سکیں۔

آپ کی شاعری

آپ ادب اور شاعری پر پوری دسترس رکھتے ہیں بچپن ہی سے آپ اشعار کہا کرتے تھے زمانہ تربیت میں آپ کے والد مقدس نے آپ کو حکم دیا کہ آپ کثرت سے اشعار نہ کریں تاکہ یہ شاعری تحصیل علم میں رکاوٹ نہ بنے آپ نے اپنے والد مقدس کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور کثرت شعر گوئی سے رک گئے البتہ بعض اہم مواقع پر آپ نے اشعار کہے ہیں جن میں کچھ ہم زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

۱۔ قصیدہ وفا لعھد

یہ قصیدہ آپ نے صحن امام رضا علیہ السلام میں روضہ اقدس کے سامنے کہا۔ اس قصیدے کے متعلق حضرت آیت اللہ کہتے ہیں کہ رب جلیل نے مجھے اپنے ولی امام منتظر المھدی روحی فداہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور رب کریم نے مجھ پر اپنی نعمت ظاہریہ و باطنیہ نازل کیں جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پس میں نے اس سے کئے ہوئے عہد و میثاق کو پورا کیا اور میں نے اپنے رب کو اور جو کچھ میرے پاس ہے دین کی راہ میں اور اس کے اولیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب کی نشرو اشاعت اور مومنین کرام کی حاجات کو پورا کرنے میں پوری قوت و حد امکان تک وقف کر دیا ہے۔

والحمد اللہ و السلام علی حبیبہ محمد و الہ الطیبین الطاہرین

یہ اصل قصیدہ فارسی میں ہے جس کا عربی میں ترجمہ کویت کے مشہور شاعر ادیب جناب

عبدالعزیز عندلیب نے کیا ہے۔

تقاذف القلب بلبال وأشجان   فبت مضطربا والفكر حيران
وهاجمتني جيوش الحزن مطبقة   علي حيث اهاج النفس هجران
وبعد داري من ولدي وعائلتي   وما على البعد لي صبر وسلوان
واحدق الغم كالسحب الكثيفة بي   فليس يؤنسني روض وبستان
وما المروج سوى سجن اضيق به   ذرعا وأحسب أن الدهر سجان
ولا ترى العين الا مايزيد آسى   وليس غير طيوف الحزن وجدان
ولا صديقا حنونا قد يخفف من   كربي وثم اصحاب وخلان
وليس يوصف ما في الجسم من نصب   ولا يحيط بحال القلب تبيان
ماذا أقول الهي أنت أعلم بي   وأنت بالمبتلي يارب رحمن
ورحت اسبح في بحر الهموم وقد   طمى وأمسى يضل الدرب ربان
حتى سمعت من الاعماق يهتف بي   العقل صوت قوى الجرس رنان
حتىم أنت رهين للتحسر يا هذا   وفكرك في ذى الغور غرقان
الست تعرف من يهدى السفين   الى بر الأمان اذا ما ماج طوفان
الست تعرف من يأوى الأنام الى   رحابة ويلوذ الأنس والجان
ومن يؤم النبيون الكرام ذرى   مقامه حيث افضال واحسان
فقد دعا آدم قدما به فنجا   وعاد يشمله عفو وغفران
ولاذ أيوب في الكرب العظيم به   فقدر الله أن يغشاه رضوان
كذاك نوح نجا في الفلك حين   دعا به فكان له روح وريحان
وقر يعقوب عينا فاطمئن وقد   رأى ابنه وهو بعد السجن سلطان
أعني بذاك امام العصر من هو في   هذا الزمان لرب العرش برهان
وأنه قطب أفلاك الوجود ومن   لولاه ما كان للامكان آمكان
ونبع فضل عطاياه تفيض على   من في الوجود ولا يعروه نقصان
فكيف تغفل عنه وهو معتمد   ولا يصيب الذى يرجوه حرمان
مولى الورى يا امام العصر مكرمة   وأنت للفضل والالطاف عنوان
الىم يا سندى يوهي الاسى جلدي   حتىم يا كبدى تكويك نيران
لقد كفاني هونا ان يفايقني   عسر ولي في نعيم العيش اقران
أنظر بعطف الى الاحباب اذ شمتت   بهم عداك على الايام اذ هانوا
وعهدنا بك لاتغفي الجفون اذا   دها احبتكم ذل وخذلان
حتىم تغفل عنا يا مؤملنا   وهل سواك لنا غوث ومعوان
هلا تلطفت يا وجه المهيمن بي   وجادني غيث عطف منك هتان

لاسيما أنني ضيف بحضرتكم ... اتيت اسعى وملؤالقلب ايقان
بان باب الرضا باب الاله وفي ... طواف مرقده لله قربان
وان حبكمو فخر وبغضكم ... عار وطاعتكم دين وايمان
وانتم العروة الوثقى يفوزبها ... مستمسكوها ونعم العز والشان
وقد وفدت عليكم للسلام ولي ... فيكم صنوف من الامال الوان
فلتسألوا الله تحقيق السعادة لي ... تفضلا من لدنه وهو منان
وان يوفقني في بر والدتي ... ووالدي دون شيء في عصيان
وأن اؤدي من مالي ديون ابي ... جميعا الى داثنيه حيث ما كانوا
نذرا علي وعهد الارجوع به ... لكم وذلك تقدير وعرفان
اني سأبقى بعون الله انشرعن ... افضالكم ماطوى جهل وأضغان
وسوف ارفع في الافاق رايتكم ... شرقا وغربا ومنها الكون يزدان
ليرغم الحق كل المبطلين بما ... أجليه متضحا مافيه كتمان
وسوف اخزى أعاديكم واخذلهم ... وشأنهم دائما خزي وخسران
اني سارجع من طوس الى بلدي ... فجرا وقلبي بكأس البشر نشوان
وقد تحقق لي ماكنت اطلبه ... وهل يخيب لدي الاجواد ضيفان
ذي تحفة النمل اهديها لحضرة ... من سلمانهم بعد تصغير سليمان
خريده من بنات الفكر فاتنة ... لها من الحسن والابداع ريعان
انا السليمي مولاكم وعبدكم ... يامن لديهم ملوك الارض عبدان
عليكمو صلوات لاحدود لها ... ولايحيط بها حصر وحسبان
تدوم مادامت الافلاك دائرة ... ومابدا قمر فيها وكيوان

۲۔ شکایت یا ندبہ

آپ کا دوسرا قصیدہ "شکایت یا ندبہ" ہے جو آپ نے جوانی کے زمانے میں کہا تھا

لي رتبة فوق الثريا تزهر ... كالشمس دون العالمين تنور
مالي شبيه في الزمان مماثل ... حتى العلى في رتبتي متبهر
انا والكمال مساوقان ومجدى ... السامي على الاكوان امسى يزهر
الدهر كالصدف الحقير وانني ... كاللؤلؤ المكنون فيه مقرر
ماهذه الحشرات حتى أن ابا ... شرهم واني جوهر متصور
ايسوغ لي حتى اعاشرهم فلا ... ايعاشر الفحم الدني الجوهر
لكنني اتجرع الغصص التي ... فيها يحير العاقل المتدبر
ولأصبرن لوقعها حتى يقوم ... ويظهر المهدى ذاك الأطهر
ولأشكون ظليمتي لجنابه ... ولأدعون به وقلبي يسعر

ياصاحبي والعصر عجل قم وخذ   ثارى من البهم التي لاتشعــر
(يانقطة الامكان والاكوان   يامن للنهار وللظلام مدبــر)
(لك ملك مافي العالمين وانت في   الاشياء تفعل ماتشاء وتقدر)
(قد حزت دون الكائنات مراتبـا   فيها عقول الانبياء تتحير)
(يا أول يا آخر يا ظاهــــر   يا باطن يا مهلك يا منشــر)
(يامن تفرد بالبيان مجردا   حتى عن التجريد وهو مصور)
(أنت الصفات وليس مثلك في العلى   شيء أيامن في العلى متصدر)
مالي اراك مغمدا سيف الــذى   مادام في قتل النواصب يظهر
ماذا يهيجك سيدى أوما ترى   الاسلام بين الكفر كيف محقر
أوماكفاك شهادة الابــاء   والاجداد ياليث الغيور القسور
سل سيفك البتار وانهض آخذا   ثارا بيوم الطف [illegible] يوتــر
هذا الحسين وانجم من هاشم   وقفوا محلا دونه المحشــر
يتسابقون الى المنيه مسرعين   كان ذاك اليوم عيد أكبــر
وتعانقوا الارواح والاسياف حتى   قد مضوا وبكاهم المتصـور
بأبي بدور من سما مجد الرسول   هوت على حر الثرى تتدثــر
فبقى حسين بعدهم متفـردا   متحيرا بين العدى يتحســر
ويصيح هل من ناصر ومجاهد   وأنا ابن بنت نبيكم الأطهر
فبقى فداه أبي بغير مجاوب   الاالرماح مجيبه والبتـــر
فمضى اليهم قابضا بالصـارم   الهندى وهو مقاتل ومكبــر
حتى قضى عطشا على حر الثرى   ولأمه انهارها والكوثـــر
فبقتله انهم العلى فمحدب   الكرسي صار من القضا يتقعر
ونعى الأمين مناديا بين السماء   والأرض للأكوان وهو يكـرر
قتل الأمام بن الأمام آخو الامام   أبوا الأمة وهوذا متعفــر
وبقتله انثلم العلى فغدت بنو   عدنان ليس لهم سراج نيــر
الا العليل مقيدا فوق الهزيل   وقد غدا بيد العدى يتأسـر
بأبي ذبيحا قد فدى عن جده   بوجوده وهو الذبيح الأكبــر
بأبي قتيلا واقعا فوق الثرى   عارى اللباس مرمل ومعفــر
حنوا ضلوعا كان من خطيهما   علم العليم وسره المستتر
وامر يوم للورى يوم غــدت   فيه بنات المرتضى تتأســر
امست بلا خدر ولاخمر عــن   الانظار وهي بكفها تتستــر
ومساقة نحو الدعي بذلـــة   فأنظر أيا مولى الغيور القسور

عجل آیامولی الموالي مسرعا — نحو الموالي انهم قد دمروا
صلی الالہ علیکم مادام بدر — اللیل ینوروالکواکب تزھر
حسن بن موسی الحائری عبیدکم — یرجو النجاۃ اذا آتاہ المحشر

اس قصیدے کے اشعار ان ذوات قدسیہ کے مقامات ملکوتیہ کے متعلق ہے اس لئے کہ یہ نفوس متعالیہ محل مشیت الٰہی ہیں یہ فرورد گاہ ارادہ خداوندی ہیں۔ جیسا کہ "کافی" شریف میں وارد ہے۔

ارادہ الرب في مقادیر آمورہ تهبط الیکم وتصدر الیکم من بیوتکم)

اور اسی طرح دعائے رجبیہ میں بھی وارد ہے ان ذوات متعالیہ میں مشیت الٰہی اور ارادہ خداوندی ہے جیسا کہ قلم کاتب کے ہاتھ سے نہیں چلتا مگر اس کے ارادے سے عقل کلی ہی وہ قلم اعلیٰ ہے اور اسباب میں عظیم تر ہے اسی عقل کلی اور قلم اعلیٰ سے امور خداوندی جاری ہوئے ہیں۔

آپ کے روز مرہ کے اوراد و وظائف

حضرت آیت اللہ اس عالم پیری میں بھی زاہد شب زندہ دار و سحر خیز تہجد گزار ہیں شب و روز میں آپ کے جو وظائف ہیں وہ یہ ہیں۔

الف

(ا) قبل فجر و بعد صلاۃ اللیل —— "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" (۱۱۰ مرتبہ) "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" (۱۰ مرتبہ) "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" (۳۰ مرتبہ)

(ب) نماز فجر کے بعد تسبیح فاطمہ کے بعد باقاعدگی سے آپ کہتے تھے = سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (۳۰ مرتبہ) اور درود بر محمدؐ و آل محمدؐ (۱۱۰ مرتبہ) اور ولا قوۃ الا باللہ (۱۱۰ دفعہ)

(ج) زوال سے قبل = "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (۱۱۰ دفعہ)' استغفر اللہ واتوب الیہ" (۱۱۰ مرتبہ)

(د) اور سورج غروب ہونے سے پہلے = اللھم العن اول ظالم ظلم حق محمد و ال محمد و اخر تابع لہ علی ذلک "(۱۱۰ مرتبہ)' "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" (۱۱۰ مرتبہ)

(ہ) اور وہ ادعیہ جن میں سے بعض کتب ادعیہ میں موجود ہیں

و) اور رہی سور مبارکہ تو وہ یہ ہیں

نماز فجر کے بعد (الواقعتہ والشمس ۔ والفجر اور سورۃ یاسین) اور عصر کی نماز کے بعد عم یتساءلون ۔ والشمس ۔ والفجر) اور عشاء کی نماز کے بعد (الواقعہ ۔ والشمس ۔ والفجر پھر لیین) اور سونے سے قبل (الواقعتہ ۔ والشمس ۔ والنجر ۔ والجمعتہ) اور بعض ساعات مبارکہ میں ۱۱۰ مرتبہ (اللھم صل علی فاطمتہ و ابیھا و بعلھا و بینھا) پڑھتے تھے

نوٹ ۔ عشاء کی وتر نماز کے بعد آپ متواتر سورۃ الحشر کی آیت (سبح للہ ما فی السماوات و ما فی الارض و ھو العزیز الحکیم) کی تلاوت فرماتے اور اس کے بعد بقیہ سورۃ حشر تلاوت کرتے تھے ۔ اور دیگر قرآن کریم کی ترتیب کے ساتھ نماز فجر سے قبل بھی تلاوت فرماتے تھے جو کہ ہر مومن مرد اور عورت کا وظیفہ ہے اور لازمی طور پر ہونا چاہئے

آپ کے عظیم کام

حضرت آیت اللہ امام احقاقی ادام اللہ ظلہ العالی نے دین مبین کی تبلیغ اور فضائل معصومین علیہم السلام کی نشرواشاعت کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور جو مدارس، مساجد اور مقدسات تاسیس فرمائے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مسجد امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔ جینہ۔ سوریہ

۲۔ مسجد امام صادق علیہ اسلام۔ صافیتا۔ شام

۳۔ حسینہ سجادیہ۔ مشہد مقدس ایران

۴۔ مسجد امام زین العابدین علیہ السلام۔ تہران۔ ایران

۵۔ حسینیہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا۔ بمبئی۔ ہندوستان

۶۔ جامع امام صادق علیہ اسلام۔ کراچی۔ پاکستان

۷۔ مسجد درس آل محمدؐ۔ فیصل آباد۔ پاکستان

۸۔ مدرسہ درس آل محمدؐ۔ فیصل آباد۔ پاکستان

۹۔ ہاسٹل درس آل محمدؐ۔ فیصل آباد۔ پاکستان

۱۰۔ جامع الثقلین۔ ملتان۔ پاکستان

۱۱۔ مسجد الثقلین۔ ملتان۔ پاکستان (یہ مسجد جامعہ الثقلین کے ساتھ ہے)

۱۲۔ مدرسہ۔ درسگاہ فاطمۃ الزہراء اسلام اللہ علیہا۔ فیصل آباد۔ پاکستان

۱۳۔ اسی طرح یتیم خانہ کے لئے پلاٹ لاہور میں خرید اگیا جو کہ ابھی تک تعمیر نہیں ہو سکا۔

۱۴۔ مدرسہ زینبیہ۔ کھنا والی۔ ضلع گجرات۔ پاکستان

۱۵۔ ہندوستان و پاکستان میں متعدد عمارات، یتیم خانے، مساجد اور امام بارگاہوں کی تعمیر کی۔ ابھی حال ہی میں آپ نے پانچ مساجد تعمیر کرائیں جن میں سے تین ضلع رحیم یار خان میں، ایک جندہ کیمیان۔ ضلع سرگودھا اور ایک کروڑ لالی عیسن میں ہے۔ دیگر مدارس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ جامعۃ الزہراء سلام اللہ علیہا۔ گوجرانوالہ
۲۔ جامعہ سجادیہ۔ جوڑا کلاں۔ ضلع خوشاب
۳۔ جامعۃ الجعفریہ۔ رحیم یار خان
۴۔ جامعۃ خدیجۃ الکبریٰ۔ دریا خان
۵۔ جامع امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فیصل آباد
۶۔ جامعۃ حیدریہ۔ عباس نگر۔ باغوں
۷۔ جامع آل محمدؐ۔ خان بیلہ
۸۔ جامع تعلیمات آل محمدؐ۔ بھائی پھیرو
۹۔ درس قائم آل محمدؐ۔ چکوال
۱۰۔ جامع کاظمیہ۔ ماڑی سیداں۔ چکوال
۱۱۔ مدرسہ امام حسین علیہ السلام گڑھ مہاراجہ
۱۲۔ دارالتبلیغ الجعفریہ۔ اسلام آباد
۱۳۔ مرکزی تحقیقات اسلامیہ۔ سرگودھا
۱۴۔ جامع علویہ چکر کوٹ۔ کوہاٹ
۱۵۔ آپ نے ہندوستان و پاکستان میں ہزاروں سادات و مومنین کی شادیاں کرائیں۔
۱۶۔ ساحل الاعاج افریقہ میں ایک اسلامی مرکز قائم کیا۔
۱۷۔ تھائی لینڈ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے دینی مدرسہ قائم کیا اور مساجد تعمیر کیں۔
۱۸۔ اسی طرح امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں مساجد اور امام بارگاہوں کی تاسیس فرمائی۔
۱۹۔ پاکستان میں آپ مجلہ علمیہ الثقلین۔ ملتان اور مجلہ علمیہ لسان صدق اسلام آباد جو کہ فضائل اہلبیت علیہم السلام کی نشرواشاعت میں مشغول ہیں ان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔
۲۰۔ آپ نے تھوڑے عرصہ میں سینکڑوں کتابیں اور رسائل جو کہ ہزاروں کی تعداد میں

چھپے فضائل اہلبیت کی نشرواشاعت کے لئے طبع فرمائے۔

۲۱۔ آپ کے رسالہ عملیہ احکام الشیعہ کا اردو، انگریزی اور فرانسیسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۲۔ آپ کی تالیف میں "نامہ شیعیان" کا اردو، عربی اور انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے امریکی ریاست سان فرانسسکو میں اس کا ترجمہ انگریزی میں ہوا ہے اور اس کے تین ہزار نسخے طبع ہو کر مختلف لائبریریوں کو ارسال کئے گئے ہیں۔

۲۳۔ کویت میں آپ نے جن مساجد و حسینہ (امام بارگاہوں) کی تاسیس کی وہ یہ ہیں۔

ا۔ حسینیہ جعفریہ صفات کویت

ب۔ مسجد الصحاف صفات کویت

ج۔ جامع الامام صادق علیہ السلام صفات کویت

د۔ مکتبہ امام صادق علیہ السلام صفات کویت

ر۔ حسینیہ عباسیہ المنصوریہ۔ کویت

س۔ مکر الامام الباقر علیہ السلام۔ کویت

ط۔ مسجد سیدنا جعفر بن ابی طالب الصلیبیخات کویت

م۔ مسجد الامیر شعب۔ کویت

ن۔ حسینیہ الحائری جس کے آپ خود متولی ہیں اس کے علاوہ متعدد امام بارگاہیں آپ کی زیر سرپرستی ہیں۔

آية الله المعظّم الشيخ فتح الله الغروي الأصبهاني قدّس سرّه
المعروف بـ «شيخ الشريعة»

صورة النسخة الأصلية لإجازة
شيخ الشريعة «قدس الله سره»

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين

الحمد لله الذي خلق الانسان علمه البيان وسلك بهم
سبل الهداية باعلام الادلة والبرهان وارسل لهم رسلا مبشرين
ومنذرين ليخرجهم من ظلمات الكفر الى انوار الايمان والصلوة والسلام
على اشرف الانبياء والمرسلين وسيد ولد عدنان محمد الذي بعثه
على الكافة فناسخا لجميع الشرائع والاديان وحجة بالغة قائمة
على الانس والجان وكافة العوالم والاكوان وعلى آله واصحابه
الطاهرين المعصومين عن كل خطأ ونسيان عليهم افضل صلوات
الله المنان ولعنة الله على اعدائهم ومخالفيهم مضادة الفرقان
والعصيان والشرك والطغيان وبعد فلما كان جناب
العالم الفاضل والكامل الباذل فخر العلماء العظام وذخر الفضلاء
الاعلام مروج الاحكام ثقة الاسلام الحاج الامين المؤتمن

محمد

الآغا ميرزا حسن سلمه الله تعالى ابن حجة الإسلام والمسلمين
عماد الملة والدين شيخ الفقهاء والمجتهدين العلامة الحاج ميرزا ابو [illegible]
الاشكوري الحائري متع الله المسلمين بطول بقائه ونفع الله المؤمنين بأنوار
فيوضاته في حداثة سنه وعنفوان شبابه جامعاً للكمالات فاحصاً
عن المشكلات تدكل الفقه والأصول ونال درجة رفيعة من المعقول
والمنقول واتقن المتون والسطوح بالمذاكرة والدرس والتدريس والكتابة
وشغفوا بتحصيل العلوم الرياضية والخوض في لجج علمية الأصولية حتى حصلت
له بحمد الله ملكة يقتدر بها على استنباط الاحكام الشرعية عن ادلتها
استجاز مني الحقير للدخول في زمرة حملة الاخبار وسلسلة
رواة الآثار وحفظاً لسلسلة الروايات بالاتصال عن الارسال
وصوناً لها عن الاندراس والاهمال فأجزته ونفعه الله بمرضاته
وبلغه الى امالي [illegible] وعن مشايخي الآن ذكر بعضهم
في خاتمة الاجازة كلما صح لي روايته وجاز لي اجازته من روايته

الاخبار الناطقة والاثار من الكتب المعروفة المشهورة المتداولة
بين العلماء الاخيار خصوصا الكتب الاربعة التي عليها المدار
في الازمنة والاعصار وهي الكافي والفقيه والاستبصار والاربعة
الاخر الجديدة الجامعة لشتات الاثار وهي العوالم والوافي والوسائل
والبحار وسائر كتب الشيعة من التأليفات والتصنيفات
وجميع ما خرج من قلمي من مؤلفاتي وتصنيفاتي وتقريراتي
وسائر تصانيف مشايخي واساتيذي الاساطين
اعلى الله مقامهم ورفع في الخلد اعلامهم واوصيه سلمه الله
بالتمسك بحبل الاحتياط وملازمة اقوم الصراط وممارسة
كتب الاخبار واحاديث العترة الطيبين الاطهار
وان لا ينساني من صالح الدعوات في اوقات الخلوات
وادبار الصلوات والله خليفتي عليه وهو الحفيظ ونعم الوكيل
ولنختم الاجازة بذكر طريق واحد من طرقي ومشايخ
اجازاتي

اجازاتي لانها كثيرة عندي لا يسعني الوقت ذكرها

وطرقها ويكتفي بهذه الاجازة بالسلسلة واشرفها سلسلة

ما تولى اخراجه سلمه الله ابن بردي على عن السيد ابن ادريس

عن شيخه الكامل المعظم صاحب الكرامات السيد المهدي عن والده ابن

عن العلامة عبد الرحمن عن شيخه عن عبد الله الاجل الذكي الاكبر

المحلي طريقة المذكورة في اول الاربعين واول الصحاح من فتحنا المجالس

الحمد لله جميع والده المذكورين في احد الرسائل ويكون الوصل الملتقي

العاقبة ... حسبنا الله ونعم الوكيل

[illegible]

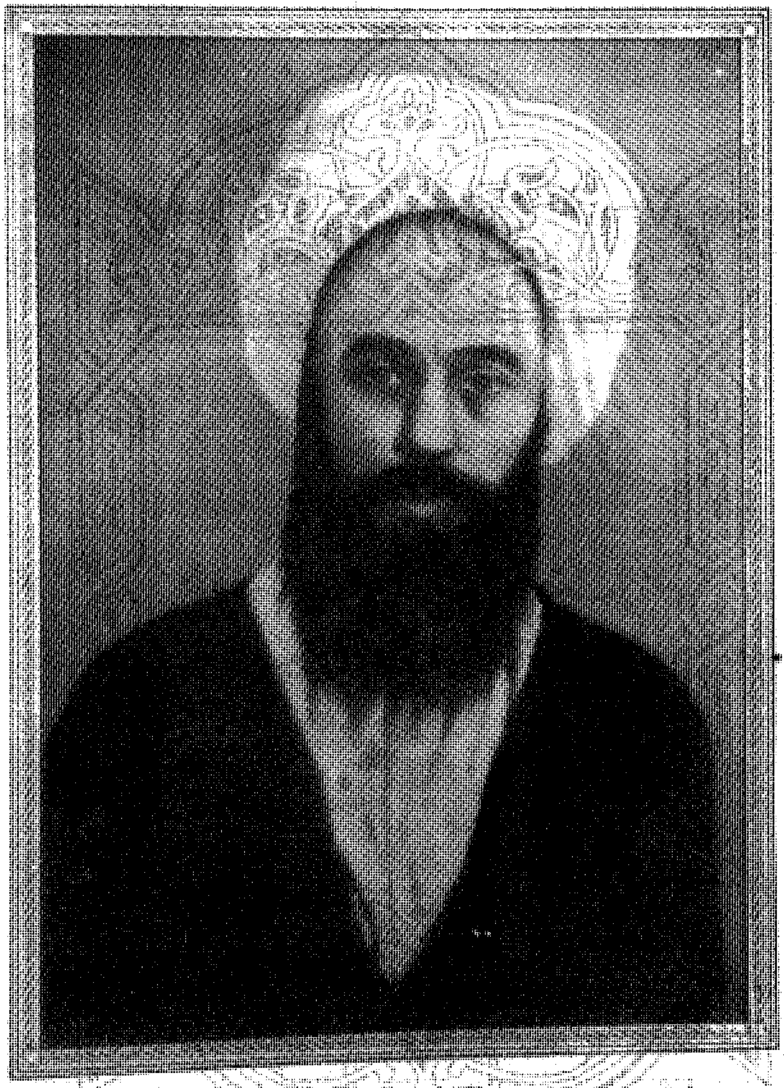

آية الله المعظم المولى الشيخ ميرزا موسى الإحقاقي قدس سره

صُورَة النسخة الأصليّة لإجازة
المولى ميرزا علي الحائري «قدّس الله سرّه»

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي

الحمد لله الذي اكرمنا بالقلم، وعلمنا ما لم نعلم وفضلنا بنبينا الاكرم
على سائر الامم صلى الله عليه وسلم وعلى اهل بيته الطيبين الطاهرين سادات
العرب والعجم واولياء النعم صلوة يعجز عن وصفها الواصفون ويعدها العادون
اما بعد فلما كان من بالغ حكم الله واسبغ نعمه ان
جعل علماء حكماء لحفظ دينه واحكامه حافظين لشرائعه وحدوده عن
الاندراس والتلف فجعل يتلقى الخلف منهم عن السلف ما علموا من
علوم واخبار واسرار واثار فتلقوا بذلك اتم المواهب وبلغوا اسمى
المراتب .. وكان ممن اخذ بالحظ الوافر واعلى النصيب من اقداح
المعلى والرقيب متعمقي وسندي ونفقتي وعمادي الفاضل الكامل
العلامة والعارف الباذل الفهامة عضدي للوغى الحاج الامير زا حسن
الحائري الاحقاقي بلغه الله مناه في عقباه ودنياه وجعله مرجعا للانام
وكافلا للايتام فانه قد تلمذ عندي والدنا المعظم روحا وجسدا المولى الحاج الميرزا
موسى الحائري قدس الله تربته الزكية وحشره معه وعند بعض الاساتذة
الكرام لحفظهم الله تعالى والى الحد ملكة يقتدر بها على استنباط الاحكام الشرعية
من ادلتها التفصيلية كالشاهد لمن تتبع وفي الحصص الشديد اعني تتبعهم
ورفع في جنان العلماء اعلامه في اجازته تلمذه سلسلة الرتبة فبلغ مبالغ الرجال
وصار اهلا لان يحط لديه الرحال ويميز عنده صحيح الحق من سخيف المقال
ويطلب منه حل المشكلات من الايات والروايات .. وقد اجزته ان يروي
عني جميع مقروآتي ومسموعاتي ورسائلي وتاليفاتي مما ظهر من قلمي

ويظهر

او يظهر. وان يروي عني سائر الكتب والاخبارات لصحة الانوار والادعية في المواعظ والاذكار سيما نهج البلاغة والصحيفة العلوية والصحيفة السجادية العلية المنار والكتب الاربعة المشهورة التي عليها المدار في جميع الاعصار والامصار الكافي ومن لا يحضره الفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع الثلثة المعروفة الوافي والوسائل وبحار الانوار وسائر ما صنف ودون في الاسلام من العلماء الاعلام ولضعف بصري وضعف قواي معتذر من ذكر تفصيل مشيخة اجازاتي وبعضها مذكور في اجازة والدي المفصلة اياي فالتفصيل موكول اليها وقد تقدم مني اجازة وكالة مطلقة عامة اياه بخطي تحريرا في سنة خمس وتسعين بعد الالف والثلثمائة من الهجرة النبوية على هاجرها الف الف صلوة وتحية وانا الاحقر ... علي ... بن ...

واوصيه ... وجعلني وقاه بالورع والتقوى والاحتياط في الحديث والفتوى فانه المنجي من الوقوع في المهالك عند ضيق المسالك قال عليه السلام اخوك دينك فاحتط لدينك والتجنب عن مجالسة اهل الدنيا الاغنياء فانها تقسي القلوب وتنسي دار البقاء وعليه بالرفقة والتحنن على الايتام ومرافقة الفقراء حتى ... بالرضا والثواب يوم الجزاء ولا ينساني من دعاء الخير في الحيوة والممات واسئل الله ... حسن العاقبة والتوفيق خير صاحب ورفيق وانا الاحقر الفاني اخوه وشقيقه ... عفي عنهما وجعل مآلهما خيرا من ...

ابوالفضل ... ١٣٩٥ ...

دعاء وخاتمه

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم ارحم علمائنا الماضين وايد وسدد واحفظ الباقين منهم برحمتك يا أرحم الراحمين ۔

اللهم عجل لوليك الفرج واجعلنا من انصاره واعوانه ومن المستظلين تحت رايته ومن المتخضبين بدم الشهاده بين يديه واجعله متقبلا لاعمالنا وراضيا عنا انك على كل شیء قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين ۔

دار التبليغ الجعفريه
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد ۔ پاکستان

قال أبو عبد الله عليه السلام

« إذا كانَ يومُ القيامة
بعثَ اللهُ عزَّ وجلَّ العالِمَ والعابِدَ
فإذا وقفا بين يديِ اللهِ عزَّ وجلَّ
قيلَ للعابدِ: إنطلق إلى الجنَّة
وقيلَ للعالِم: قِفْ تشفَّع للنَّاسِ
بحُسْنِ تأديبِكَ لهُمْ »

بحار الأنوار ج١ ص١٦